بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکہ میں لگی آگ سے
امت مسلمہ کے نام دس پیغام

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

محترم سامعین!

آج کل سوشل میڈیا ہو یا پھر الیکٹرانک میڈیا ہو یا پھر پرنٹ میڈیا ہر جگہ اور ہر کس وناکس کی زبان پر بس امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں لگی ہوئی آگ کا تذکرہ ہورہاہے،ہر کوئی یہ سوچنے پر مجبور ہورہاہے کہ باالآخر اتنی تیز وتند آگ لگی تو لگی کیسے؟ یہ کیسے ہوا؟اتنا خوبصورت شہر کیسے برباد ہوگیا؟امریکہ جو ہر ہمیشہ دنیا کے سامنے میں اپنے آپ کو سوپر پاور باور کراتا رہتاہے کیا اسے اس بات کی کانوں کان خبر نہ تھی اور نہ ہوئی کہ شہر میں آگ لگنے والی ہے؟تو اسی مناسبت سے آج کے خطبۂ جمعہ کا عنوان ہے ”

امریکہ میں لگی آگ سے امت مسلمہ کے نام دس پیغام“

میرے دوستو!آیئے سب سے پہلے امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس کے بارے میں کچھ باتیں جانتے ہیں!لاس اینجلس یہ بالکل سمندر کے کنارے پہاڑی کے دامن میں آباد دنیا کی خوبصورت ترین جگہوں میں سے ایک امریکہ کا شہر ہے،لاس اینجلس یہ آبادی کے لحاظ سے امریکہ کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے،یہی وہ شہر ہے جہاں ہمیشہ زائرین کا آنا جانا لگا رہتا تھا اور یہی لاس اینجلس وہ شہر ہے جس سے امریکہ کی بہت زیادہ کمائی بھی ہوتی تھی،یہی لاس اینجلس وہ شہر ہے جہاں ہالی ووڈ فلمی اداکاروں،بڑے بڑے رئیسوں اور امیروں کے بنگلے بھی تھے اور امریکہ کو اس شہر کی خوبصورتی وآمدنی پر بہت ناز بھی تھا اور اس کی خوبصورتی کے مدنظر ہی اس شہر کا نام رکھا گیا تھا لاس اینجلس،جس کا معنی ہوتا ہے فرشتوں کی ملکہ یا پھر فرشتوں کا شہر،یہ

نام اس شہر کی خوبصورتی پر رکھا گیا تھا، مگر آپ یہ یقین جانئے کہ ان لوگوں نے نام تو فرشتوں کا شہر رکھا تھا مگر ان کے سارے کام شیطانوں والے تھے، یہ لاس اینجلس ہی وہ شہر ہے جہاں دن رات، ہر وقت اور ہر آن وہر لحہ .برائیوں عروج پر رہا کرتی تھیں، اس روئے زمین پر کون سی ایسی .برائی ہے جو اس شہر میں موجود نہ ہو، ہر وقت سمندر کے لب زنا، شراب وکباب، فحاشی وعرنیت اور رقص وسرور کی محفلیں سجی رہتی تھیں یہ تو امریکہ کے ایک شہر لاس اینجلس کی بات ہوئی اب ذرا امریکہ کی کارستانیاں بھی سن لیں کہ یہی وہ امریکہ ملک ہے جس نے 6 اور 9 اگست 1945 کے دن جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا تھا، جس سے دیکھتے ہی دیکھتے 2 سے 3 لاکھ لوگوں کی جانیں گئیں تھیں اور اس ایٹمی بمباری کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے معصوم لوگوں کے جسموں سے گوشت پگھلنے لگا تھا، اسی بمباری کی وجہ سے آج بھی اگر ہیروشیما یا ناگاساکی میں لوگ پیدا ہوتے ہیں تو ان میں کوئی نہ کوئی خلقی نقص ضرور پایا جاتا ہے، آج بھی اس دن کو تاریخ کا سیاہ ترین دن سمجھا جاتا ہے اور ہر انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا ایسے ظالم وبے رحم انسان بھی ہوتے ہیں جو لاکھوں بے گناہ لوگوں کی جان منٹوں میں لے لیتا ہے، یہی وہ امریکہ ملک ہے جس نے افغانستان پر حملہ کیا، یہی وہ امریکہ ملک ہے جس نے عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی، یہی وہ امریکہ ملک ہے جس نے لیبیا کو بھی تہس نہس کیا تھا، یہی وہ امریکہ ہے جس نے مسلم ممالک میں خانہ جنگیاں کرائی اور مسلم ممالک کو آپس میں لڑا کر دونوں کو ہتھیار فراہم کئے، یہی وہ امریکہ ہے جو جگہ جگہ پر اور بالخصوص مسلم ممالک میں حکومت اور عوام کے درمیان تصادم کرا کر اپنے ہمنواؤں اور اپنے حلیفوں کو ملک کی گدی پر بیٹھا دیتا ہے اور پھر بے قصور عوام کا قتل عام کراتی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق 1947 سے 1989 کے دوران امریکہ نے 72 حکومتوں کو بدلنے کی کوشش کی، وکی لیکس کے مطابق ان میں سے 66 آپریشن خفیہ تھے جب کہ چھ ایسے تھے جہاں امریکہ نے سر عام حکومتیں گرانے کی کوشش کی اور 72 میں سے 26 حکومتوں کو بدلنے میں امریکہ کو کامیابی ملی، یہی وہ امریکہ ہے جس کے بم وبارود اور ایٹمی ہتھیاروں ومیزائلوں سے نہ جانے اب تک جگہ جگہ پر کتنے اربوں اور کھربوں کی تعداد میں لوگ مرے، بچے یتیم ہوئے، عورتیں بیوہ ہوئیں، یہی وہ امریکہ ہے جو ہمیشہ بدبخت ازرائیل (اسرائیل) کی مدد کرتا رہتا ہے اور ازرائیل کو اپنا ہتھیار ومیزائل وغیرہ بھی فلسطینی مسلمانوں پر برسانے کے لئے مہیا کرتا رہا ہے، یہی وہ امریکہ ہے جس نے جگہ جگہ پر پچھلے کچھ دہائیوں سے ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا، ابھی کچھ دن پہلے اسی مہینے 9/ جنوری کو اردو اخبار سہارا کے صفحہ 12 پر ٹرمپ میاں امریکہ کے صدر نے حماس کے آڑ میں اپنا یہ منصوبہ علی الاعلان ظاہر کیا تھا کہ اگر حماس نے قیدیوں کو رہا نہ کیا تو ہم پوری عرب دنیا اور مسلم ممالک کو تہس نہس کر دیں گے اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور ان کا جملہ تھا کہ میری حلف .برداری سے پہلے پہلے اگر حماس نے قیدیوں کو رہا نہیں کیا تو میں مشرق وسطی یعنی عرب ممالک کو جہنم بنادوں گا، غرضیکہ کہ امریکہ پوری دنیا میں اپنی سوپر پاوری کا اظہار کرتے پھر رہا تھا کہ دیکھو ہم جس ملک کو چاہیں برباد کر دیں اور جس ملک کو چاہیں چھوڑ دیں، ہمارے پاس ایسے ایسے اسلحے ومیزائل اور

ایٹمی ہتھیار ہیں، جو کسی اور ملک کے پاس نہیں ہیں، ہمارے پاس یہ طاقت ہے، ہمارے پاس وہ طاقت ہے،امریکہ اپنی طاقت کے نشے میں چور ہورہا تھا کہ اللہ رب العزت نے اس امریکہ کو اس کی اوقات بتادی وہ اس طرح سے کہ 7/ جنوری 2025 کے دن اس امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں آگ کی شروعات ہوئی ،اللہ اکبر! یہ آگ کیا تھی نہ پوچھو! دیکھتے دیکھتے پوری شہر لاس اینجلس میں پھیل گئی اور ایک خوبصورت شہر جل کر راکھ ہوگیا،آپ نے دیکھا ہوگا کہ جدید سے جدید ترین آلات بھی اس آگ کو قابو نہ کرسکے اور نہ ہی بجھا سکے،سارے اسلحے اس آگ کے سامنے میں کمزور وماند پڑگئے،آگ بجھانے والی کیمیکلس اور پانی سے بھرے ہیلی کاپٹر وجہاز وغیرہ بھی اس آگ کو بجھانے سے قاصر رہے بلکہ شہر کا سارا کا سارا پانی بھی ختم ہوگیا مگر یہ آگ ایسی تھی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی،اور بجھے گی بھی کیسے ؟ یہ تو اللہ کی ایک ایسی سلگائی ہوئی آگ تھی جو ان کے کرتوتوں اور کالے کارناموں کی وجہ سے ان کے اوپر مسلط کی گئی تھی اور لوگ یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ قدرت کے قہر کے سامنے امریکہ بے بس ہوگیا،اس کی ساری ہیکڑی نکل گئی،اس کا انا فنا ہوگیا،بڑا اپنا سوپر پاوری کا اعلان کرتے پھر رہا تھا،اسے اپنے اسلحے اور جدید مشینری وآلات پر بڑا ناز تھا،سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آگ کو قابو نہ کرسکا،اور وہ آگ کو قابو میں کرتا بھی کیسے ؟ یہ آگ نہیں بلکہ یہ تو اس کے ظلموں کی سزا تھی جو رب کے طرف سے مسلط کی گئی تھی،جو 60 سے 160/130/120 کیلومیٹر تیز رفتار ہوا کے ساتھ پھیلتی گئی اور پورے شہر کو خاکستر کردیا،اب ساری دنیا یہ سوچ رہی ہے کہ یہ آگ کیسے لگی اور کیوں لگی؟مگر میں آج کے خطبۂ جمعہ میں آپ کو نہ تو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آگ کیسے لگی اور نہ ہی ہمیں اس سے کوئی مطلب ہے کہ یہ آگ کیوں لگی؟کیسے لگی؟خود بخود لگی یا پھر اس کے پیچھے امریکہ کی کوئی سازش ہے؟اور نہ ہی یہ بتاؤں گا کہ اس آگ سے امریکہ کا کتنا خسارہ ونقصان ہوا ہے،ہمیں اس سے کیا مطلب اور کیا سروکار! اور نہ ہی اس سب سے ہمارا کچھ فائدہ ہے! ہم تو مسلمان ہے اور اس کائنات کے رب نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ہر ایک چیز سے عبرت ونصیحت حاصل کریں اور اپنی اصلاح کریں،بحیثیت مسلمان میں تو یہ کہوں گا کہ لاس اینجلس میں جو آگ لگی وہ آگ نہیں تھی بلکہ وہ تو اللہ کا عذاب تھا اور اللہ کی سلگائی ہوئی آگ تھی،اب آپ کے ذہن ودماغ میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ یہ عذاب کیسے ہوا؟تو اس کا جواب بھی سن ہی لیجئے،میں اس آگ کو تین باتوں کی وجہ سے اللہ کا عذاب کہہ رہا ہوں:

(1) نمبر ایک اگر یہ معمولی آگ ہوتی تو امریکہ اس پر قابو پالیتا تھا کیونکہ اس کے پاس آگ بجھانے کے جدید سے جدید ترین آلات ومشینری موجود تھے،مگر دنیا جانتی ہے کہ انتھک کوششوں کے باوجود بھی امریکہ اس آگ کو نہ بجھا سکا جو اس بات کا ثبوت ہے یہ آگ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ تھی جو امریکہ کے ظلم وستم کے بدلے ان کے اوپر مسلط کی گئی تھی۔

(2) اور نمبر دو یہ کہ ذرا سوچئے کہ یہ آگ امریکہ میں کب لگی ہے اور کس موسم میں لگی ہے؟آپ یہ جان کر حیران وششدر رہ جائیں گے کہ یہ آگ موسم سرما میں لگی ہے،جہاں ایک طرف امریکہ میں آگ لگی ہے وہیں دوسری طرف امریکہ کے بعض

علاقوں میں سردی کا یہ عالم ہے کہ زوردار برف باری ہو رہی ہے۔ایک طرف لوگ آگ کے عذاب کو جھیل رہے ہیں تو دوسری طرف ٹھنڈ کے عذاب کو جھیل رہے ہیں۔

(3) اور نمبر تین یہ آگ اللہ کی سلگائی ہوئی اس لئے بھی ہے کہ اس آگ کو مزید بھڑکانے والی ایک تیز و تند ہوا بھی 60 سے لے کر 160/130/120/100 کیلو میٹر تیزی کے ساتھ چل رہی تھی جس کا نتیجہ یہ رہا کہ کچھ ہی لمحوں میں پورے شہر لاس اینجلس میں آگ پھیل گئی اور قرآن نے ہمیں اس بات کی جانکاری بھی دی ہے کہ پچھلے زمانے میں ایک قوم کے اوپر بھی اسی طرح سے رب العزت نے ہوا کا عذاب بھیجا تھا،آیئے قرآن کی زبانی سنتے ہیں کہ اس ہوا نے اس قوم کے ساتھ کیا کیا؟فرمان باری تعالی" وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ "اور قوم عاد بے حد تیز و تند ہوا سے غارت کردیئے گئے،" سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ" جسے ان کے اوپر لگاتار سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں،" فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ "کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آرہا ہے۔(الحاقۃ:6-8)

میرے دوستو! غور کیجئے کہ رب العزت نے جو ہوا قوم عاد کے اوپر بھیجی اس کے نتیجے کا یہ اعلان کیا کہ اس ہوا نے کسی کو نہ چھوڑا اور پوری قوم عاد کو بالکل ہی تہس نہس کرکے رکھ دیا تھا ٹھیک اسی طرح سے اس ہوا و آگ نے بھی لاس اینجلس شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا ہے،آپ نے سوشل میڈیا کے ذریعے آگ لگنے سے پہلے شہر لاس اینجلس کا خوبصورت ترین نظارہ اور آگ کے جلنے کے بعد شہر لاس اینجلس کا ویران و برباد نظارہ ضرور دیکھا ہوگا کہ کس طرح سے اس آگ نے شہر کی خوبصورتی کو تہس نہس کرکے بدصورتی سے بدل دیا اور اب ایسا لگ رہا ہے کہ یہاں کوئی شہر نہیں بلکہ کوئی ویران و جنگل کی جگہ ہے جہاں آگ لگ گئی تھی،جس طرح سے اس ہوا نے قوم عاد کو نہیں چھوڑا تھا ٹھیک اسی طرح سے اس ہوا و آگ نے بھی امریکہ کی ایسی کمر توڑ کے رکھ دی ہے کہ اب اس شہر لاس اینجلس کے لواحقین کے حصے میں سوائے غم وماتم کے اور کچھ نہیں ہے،جو دوسروں کے گھروں کو جلانے کے خواہشمند تھے رب العزت نے خود انہیں کے گھروں میں آگ لگادی اور" فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا "ان پر اللہ کا عذاب ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا۔(الحشر:2)اور مسٹر بائیڈن یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ امریکہ میں یودھ یعنی جنگ جیسے حالات ہیں، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لکھتا ہے وہی ہر بشر کی تقدیر
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

میرے دوستو! اس آگ کی کیفیت وحقیقت کو سمجھنے کے بعد اب آیئے میں آپ کو اس امریکہ میں لگی آگ کے ذریعے دس اہم اہم پیغام دے کر آپ کے ایمان کو جھنجھوڑنا چاہتاہوں اور اس کے ذریعے آپ کے بوسیدہ پڑے ایمان کو منور کرنا چاہتاہوں اورآپ کو یہ بتانا چاہتاہوں کہ وقت وحالات اور واقعات سے ہم مزے نہ لیں بلکہ ہم اس طرح کے ہونے والے واقعات سے کچھ سبق سیکھیں اوراپنی اصلاح کرکے اپنی دنیاوآخرت کو سنواریں، کیاآپ نے رب کا یہ فرمان نہیں سنا کہ " فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ "اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔(الحشر:2)

(1)ایک دوسرے کے اوپر ظلم کرنے سے باز آجاؤ!

میرے دوستو! امریکہ میں لگی آگ کا سب سے بڑااہم پیغام یہ ہے کہ کوئی کسی کے اوپر ظلم نہ کرے، کوئی حکومت کسی حکومت کے اوپر ظلم نہ کرے، کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے اوپر ظلم نہ کرے، کوئی حکومت کسی عوام کے اوپر ظلم نہ کرے کیونکہ جب ظلم حد سے گذرتا ہے تو قدرت کو جلال آتا ہے اور پھر وہی ہوتا ہے جو لاس اینجلس میں ہوا، آپ یقین جانئے کہ یہ آگ نہیں بلکہ یہ تو اس کے ظلموں کی سزا تھی جو ان کے اوپر مسلط کی گئی تھی، ابھی آپ نے سنا کہ امریکہ نے کتنا ظلم برپا کر رکھا تھا، امریکہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس کے سوپر پاوری کے سامنے کون ٹکے گا؟اس کے ظلم کے خلاف کون کھڑا ہوگا؟اس کے خلاف کون اٹھے گا اور اس کے کئے گئے ظلم وستم کا حساب ان سے کون لے گا؟مگر وہ یہ بھول رہا تھا کہ ساری دنیا ظالموں کی حرکت کو بھول سکتی ہے مگر ایک اللہ وحدہ لاشریک لہ بھی تو ہے جو ہر ظالم کے ہر ظلم وستم کو یاد رکھتا ہے، فرمان باری تعالی ہے!" وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ "ظالموں کے حرکات وافعال سے اللہ کو غافل نہ سمجھنا۔(ابراہیم:42) یقیناً اللہ رب العزت ظالموں کے کسی بھی ظلم سے نہ تو بے خبر ہوتا ہے اور نہ ہی کبھی کسی ظالم کو چھوڑتا ہے مگر اللہ رب العزت اپنی حکمت کے تحت جب ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے اور فوری طور پر اس کی پکڑ نہیں کرتا ہے تو ظالم اسے کچھ اور ہی سمجھ لیتا ہے، دنیا کا ہر ظالم قدرت کا یہ قانون اور اللہ رب العزت کا یہ اٹل فیصلہ جان لیں کہ ظالموں کو کچھ دنوں یا مہینوں یا پھر سالوں تک کے لئے مہلت تو دی جاتی ہے مگر جب ان کی پکڑ کی جاتی ہے تو اسے مہلت نہیں دی جاتی ہے جیسا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے یہ کہا کہ " إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ " بے شک کہ اللہ رب العزت ظالموں کو چند روز مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب اس کی پکڑ کرتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں ہے، پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ " وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ "تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب کہ وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے ،بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہے۔(ھود:102)۔بخاری:4686، مسلم:6581) سنا آپ نے کہ ہر ظالم کی جب پکڑ کی جاتی ہے تو اسے مہلت بالکل بھی نہیں دی جاتی ہے، پھر اس کی ساری کی ساری چالاکیاں اور جدید سے جدید

ترین آلات وٹکنالوجی یہ سب کے سب فیل وناکام ہو جاتی ہیں،اس آیت کی جیتی جاگتی مثال یہی امریکہ میں لگی آگ ہے،آپ نے دیکھا نہیں کہ لاس اینجلس میں جب آگ لگی تو امریکہ ساری طاقت وتوانائی جھونکنے اور تمام جدید سے جدید آگ بجھانے والے آلات ومشینری رکھنے اور پھر بروقت اس کے استعمال کے باوجود بھی اس پر قابو نہ پاسکا،یہی ہوتا ظالموں کا انجام کہ جب اس کی پکڑ کی جاتی ہے تو اسے بالکل بھی مہلت نہیں دی جاتی ہے،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ وہاں عوام کے گھر ومکانات جلے اور عوام ہی کا زیادہ نقصان ہوا اس میں عوام کی کیا غلطی تھی ؟ ظلم تو حکمرانوں نے کیا تھا تو اس کا جواب بھی رب نے برسوں پہلے اپنے کلام پاک میں دے دیا ہے کہ ظالموں کی جو مدد کرے گا اور ظالموں کی جو پیٹھ تھپتھپائے گا تو وہ بھی ظالم شمار ہوگا اور اس کا بھی انجام ظالموں جیسا ہوگا،فرمان باری تعالی ہے" وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ" دیکھو ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی مددگار نہ ہوگا اور نہ تم مدد کئے جاؤگے۔(ھود:113) سنا آپ نے کہ جو ظالموں کی مدد کرتا ہے اس کی بھی کسی طرح سے کوئی مدد نہ کی جاتی ہے اور یہی تو ہوا لاس اینجلس میں کہ آگ ایسی لگی کہ اس آگ نے کسی کے بھی گھر ومکان اور بنگلے کو نہ چھوڑا اور نہ ہی یہ آگ بجھائی جاسکی،یہ ہوتا ہے ظالم اور ظالموں کا ساتھ دینے والوں کا انجام،سچ فرمایا رب العزت نے کہ" وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ "اور ظالموں کی کوئی مدد نہیں کی جاتی ہے۔(البقرۃ:270) امریکہ میں لگی آگ سے ہر ظالم یہ سبق سیکھ لے کہ ظلم وزیادتی کا انجام بہت بھیانک اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔

(2) اے لوگو! برائیوں کو پھیلانے سے باز آجاؤ:

میرے دوستو! لاس اینجلس میں لگی آگ سے ایک سب سے بڑا سبق ہمیں یہ بھی ملتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں برائیوں اور بے حیائیوں کو پھیلاتے ہیں ان کو اسی طرح سے سزائیں دی جاتی ہیں،آپ نے یہ ضرور سنا ہوگا کہ لاس اینجلس میں لگی آگ نے ہالی ووڈ کی آفس اور ہالی ووڈ کے فلمی ستاروں کے عالیشان بنگلوں اور جائدادوں کو جلا کر بھسم کردیا،یہ وہی لوگ ہیں جو فیشن اور آزادی کے نام پر پوری دنیا میں برسوں سے بے حیائی کو پھیلاتے آرہے ہیں ، پوری دنیا میں انہوں نے آزادی کے نام پر زنا وشراب نوشی کو عام کیا،ان لوگوں نے ہی گندی گندی فلمیں بنائی،آپ کو یہ جان کر بڑی حیرانی ہوگی کہ سب سے زیادہ فحش وگندی فلمیں اسی ملک امریکہ میں بنتی اور دیکھی جاتی ہیں،ایک رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ فحش فلمیں دیکھنے والا ملک یہی امریکہ ہے ،دوسرے استھان پر برطانیہ اور تیسرے نمبر پر ہمارا بھارت ،چوتھے نمبر پر کینیڈا اور پانچویں نمبر پر جرمنی ملک ہے،2015 کی گوگل رپورٹ کے مطابق بھارت میں روزانہ چھ کروڑ اور پڑوس ملک میں روزانہ نوے لاکھ لوگ فحش ویب سائٹس کا وزٹ کرتے ہیں،استغفراللہ۔سوچئے کہ ان گورے گورے انگریز بدبختوں نے دنیا بھر میں کتنی بے حیائی پھیلار کھی

ہے اور لوگوں کو بے حیائی کے کس موڑ پر لا کر رکھ دیا ہے، یہ تو 2015 کی بات اب تو 2025 ہے ان بیتے دس سالوں میں کتنا اضافہ ہوا ہوگا،اللہ کی پناہ ! ! الغرض ہالی ووڈ یہ برائیوں کا مرکز ہے اور یہی وہ مرکز ہے جو سب سے زیادہ بے حیائی پھیلانے پر آسکر ایوارڈ سے نوازتا ہے، یہی وہ ہالی ووڈ ہے جو ہر گندی و فحش فلموں کی پرمیشن دیتا ہے، اور تو اور ہے لاس اینجلس شہر کے سمندر کے کنارے بیچ پر کیا کچھ نہیں ہوتا تھا، کون سی ایسی برائی نہ تھی جس کو فیشن و آزادی کے نام پر سرعام نہ کی جاتی تھی، اور اسی برائی و بے حیائی نے شہر لاس اینجلس کو تباہ و برباد کرکے راکھ کا ڈھیر بنادیا، اب سنئے رب العزت کا وہ وعدہ جو رب العزت نے برائیوں کے پھیلانے والے سے کیا ہے اور جیسا رب نے کہا ہے ویسا ہی تو برائیوں و بے حیائیوں کو پھیلانے والوں کے ساتھ ہوا ہے، فرمان باری تعالی ہے کہ " إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ "جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔(النور: 19) سنا آپ نے کہ اللہ رب العزت نے برائیوں اور بے حیائیوں کو پھیلانے والوں سے کیا وعدہ کیا کہ ایسے لوگوں کو دنیا میں تکلیف دہ سزاؤں اور عذابوں سے دوچار کیا جائے گا، اور یقیناً اللہ رب العزت نے جیسا کہا ہے ویسا ہی کچھ منظر ہمیں نظر آرہا ہے کہ لوگ اپنے اپنے گھر و مکانات کو جلتے دیکھ کر روتے اور بلکتے نظر آئے، ہالی ووڈ کا ایک ہیرو جیمس ووڈ بھی روتا اور بلکتا نظر آیا کیونکہ اس کا گھر و مکان بھی اس آگ میں جل کر راکھ ہوگیا، یقیناً برائیوں کے اس سمندر میں باری تعالی نے ایسی آگ لگائی کہ ان کے گھر و مکانات، زمین و جائداد جل کر راکھ ہوگئے اور ابھی تک جل رہے ہیں، ان کی کئی اربوں اور کھربوں کی جائداد جل گئیں اور دنیا میں اس بڑی سزا اور کیا ہو سکتی ہے ؟ یہ تو ان کے لئے دنیا کا ایک معمولی عذاب ہے ورنہ ابھی تو ان کے لئے آخرت کی سزا اور جہنم کی آگ باقی ہے، کیا خوب کہا ہے باری تعالی نے کہ " لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ "ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں۔(الرعد: 34) اس لئے میرے دوستو! اور اے دنیا کے لوگو! اس آگ سے سبق سیکھو اور سماج و معاشرے میں برائیوں اور بے حیائیوں کو نہ پھیلاؤ ورنہ تم بھی کسی نہ کسی شکل میں قدرت کے عذاب اور قہر الٰہی کے شکار ہو جاؤگے۔

(3) اے لوگو! دو بڑے بڑے گناہوں سے باز آجاؤ!

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ امریکہ میں برائیاں کتنی زور و شور پر تھی جس کے وجہ سے ہی وہ عذاب الٰہی کے شکار ہوئے، اسی تمام برائیوں میں سے دو برائی اور دو گناہ ایسے بھی ہیں کہ یہ گناہ جس ملک یا پھر جس قوم میں بھی عام ہو جائے وہاں قدرت کا عذاب ضرور آتا ہے، اور وہ دو گناہ ہیں زنا اور سود، یقیناً امریکہ میں یہ زنا بھی عام ہے اور سود بھی عام ہے بلکہ زنا اور

سود کو وہاں کے لوگ تو کوئی جرم ہی تصور نہیں کرتے ہیں، بلکہ اسے آزادی و فیشن کے نام پر انجام دیا جاتا ہے، آپ کو یہ جان کر بڑی حیرت ہوگی کہ ساری دنیا میں امریکہ ہی وہ ملک ہے جہاں پر ریپ سب سے زیادہ ہوتا ہے، ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر چھ میں ایک خاتون ریپ کا شکار ہو چکی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ مغربی کلچر یعنی یوروپ و امریکہ میں نکاح کو تو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے اور ان مغربی ممالک میں بغیر نکاح کے عورت، مرد کا ایک ساتھ رہنا یہ قانوناً جائز ہے، اور ان مغربی ممالک میں بغیر نکاح کے بچے پیدا کرنا یہ کوئی جرم بھی نہیں ہے بلکہ اس پر فخر محسوس کیا جاتا ہے، زنا کی وجہ سے بچے کی پیدائش کی تعداد بھی امریکہ میں سب سے زیادہ ہے، سن 2016 میں شائع ہونے والی جان ہاپکنز یونیورسٹی جو کہ امریکہ کی ایک مشہور یونیورسٹی ہے اس کی ایک ریسرچ کے مطابق امریکہ میں 64 فیصد عورتیں کم از کم ایک ایسے بچے کی ماں ضرور ہوتی ہیں جو بغیر شادی کے پیدا ہوتا ہے، اب آپ ہی اندازہ کر لیجئے کہ اس ملک میں زنا کتنا عام ہے اور زنا کے ساتھ ساتھ یہ سود بھی امریکہ کے اندر اور ہر جگہ پر بہت عام ہو چکا ہے، اللہ کا یہ کیسا عذاب تھا کہ آگ لگنے سے ساری کی ساری سود کی کمپنیاں دیوالیہ ہو چکی ہے کیونکہ آگ نے نقصان ہی اتنا کیا ہے کہ اس کی بھرپائی کرنی ناممکن و محال ہے، آج ہر جگہ اور ہر ملک اور ہر گاؤں و محلّہ میں یہ سود بہت عام ہو چکا ہے، مسلمان بھی سودی لین دین کو اب گناہ نہیں سمجھ رہے ہیں، بڑے شوق سے اور بڑے فخر سے اپنی جائز و ناجائز خواہشات کو پوری کرنے کے لئے سود پر سود لیتے جا رہے ہیں، جب کہ یہ سود اور زنا دو ایسے گناہ ہیں جس کی وجہ سے ملکوں اور شہروں اور گاؤں و دیہات کے باشندوں پر عذاب ہر حال میں نازل ہو کر رہتے ہیں جیسا کہ اس دنیا کے سب سے عظیم محسن ورحمۃ للعالمین ﷺ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ " إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ" جب کسی ملک و شہر اور گاؤں و بستی میں زنا و سود عام ہو جائے اور لوگ علی الاعلان ان دو گناہوں کو انجام دینے لگتے ہیں تو لوگ خود اپنی اس کرتوت سے اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔(حاکم:2261، صحیح الجامع للألبانی:679) سنا آپ نے کہ جب کسی ملک میں زنا و سود عام ہو جاتے ہیں تو پھر رب العزت کا عذاب ان کے اوپر آکر رہتا ہے اور یہی تو ہوا امریکہ میں کہ ان دو گناہوں کی کثرت نے انہیں آگ کے الاؤ میں جھونک دیا، اس لئے اے دنیا کے واسیوں ! اور اے مسلمانوں ان دونوں گناہوں سے باز آجاؤ ورنہ تم بھی اللہ کے عذاب کے شکار ہو جاؤگے، صرف یہی گناہ نہیں بلکہ ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو کیونکہ اسی گناہ کی پاداش میں تو اللہ رب العزت نے فرعون، قارون اور ہامان اور پچھلی قوموں جیسے کہ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور دیگر قوموں کو ہلاک و برباد کیا تھا، فرمان باری تعالی ہے " فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ" پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا، پھر اسی آیت میں اللہ رب العزت نے یہ اعلان کر دیا کہ " وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ" اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(العنکبوت:40)

(4)اے لوگو! تکبر کرنے سے بچو:

میرے دوستو! یہ آگ لاس اینجلس میں ایسے ہی نہیں لگی ہے، شہر لاس اینجلس کی خوبصورتی نے وہاں کے لوگوں کو کبر وغرور کے اندر ڈال دیا تھا،اور اس شہر کو یہ لقب دیا گیا تھا کہ یہاں اس شہر میں خدا کے لئے کوئی جگہ نہیں ہےاور انہوں نے اپنے شہر کو بھی یہی کہنا شروع کردیا تھا کہ These is Godless city on earth،یہ عجیب اتفاق ہے شہر لاس اینجلس کے اندر ہی 5/جنوری 2025 کے ایک شو میں یہ جملہ کہا گیا اور اللہ کا کرنا دیکھئے کہ رب العزت نے انہیں یہ بتادیا کہ نہیں ہر گز نہیں !صرف یہی شہر نہیں بلکہ روئے زمین کا ہر خطہ اسی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ملکیت میں ہے وہ جب چاہے اور جو چاہے کرسکتا ہے،جس شہر کی خوبصورتی پر سب کو ناز تھا چند لمحوں میں ہی اس کی ساری خوبصورتی بدصورتی سے بدل گئی،جولوگ کبر وغرور میں چور قہقہے لگارہے تھےاس آگ نے ان کی ساری زندگی کی ساری خوشیاں اور ہنسی کو چھین لی اور امریکہ بھی اپنے طاقت وقوت اور ایٹمی ہتھیاروں پر بڑا فخر وغرور کررہاتھا،آپ نے مسٹر ٹرمپ کا وہ جملہ ضرور سنا ہوگا کہ مسٹر ٹرمپ نے یہ کہا تھا کہ اگر حماس نے قیدیوں کو رہانہ کیا تو میں فلسطین اور دیگر عرب ممالک کو جہنم بنادوں گا،اس نے ایسا کہااور پھر رب العزت نے خود اسے دنیا میں ہی جہنم کا نظارہ دکھا دیا،یہ ہوتا ہے تکبر کا انجام،جس طرح سے امریکہ اپنی طاقت وقوت اور ایٹمی ہتھیاروں پر ناز کررہاتھا اور یہ کہتا پھر رہا تھا کہ ہم ہی سوپر پاور ہیں اور ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ہم سے آنکھ ملانے کی کسی کو جرأت ہی نہیں ہے،اور ہمارے میزائل وبم بارود کے سامنے میں کون ٹک سکے گا؟ٹھیک اسی طرح سے پچھلے زمانے میں بھی ایک قوم تھی،قوم عاد،انہوں نے بھی اسی طرح سے کہنا شروع کردیا تھا کہ ہم ہی سوپر پاور ہیں،ہم سے زیادہ کون طاقتور ہے!پھر ان کے ساتھ کیا ہوا؟اور آج امریکہ کے ساتھ کیا ہوا ذرا ان دونوں قوم عاد اور امریکہ کا موازنہ کیجئے،آپ کو ان دونوں کے درمیان اعمال وکردار اور انجام میں بہت گہری مناسبت نظر آئے گی،جیساکہ سورہ فصلت کے اندر رب العزت نے یہ بیان کیا ہے کہ " فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً "قوم عاد نے تو بلاوجہ زمین میں سرکشی شروع کردی اور کہنے لگے کہ ہم سے زور آور کون ہے؟دیکھئے قوم عاد نے جو کہا تھا اور جیسا کہا تھا اس امریکہ نے بھی ویسا ہی کرنا شروع کردیا تھا اور اپنے آپ کو سوپر پاور سمجھ رہا تھا اور کہہ بھی رہا تھا کہ ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں،ہمارے پاس تو نیوکلیئر بم کا پاور ہے،اب آگے کیا ہوا اس قوم عاد کے ساتھ وہ ذرا سنئے،رب العزت نے فرمایا کہ " أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ "کیا انہیں یہ نظر نہ آیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے،وہ ان سے (بہت ہی) زیادہ زور آور ہے اور وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے،جب ان کے اوپر عذاب آیا تو کیسا عذاب آیا وہ بھی سنئے باری تعالی نے کہا کہ " فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

أَخْزَى وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ " بالآخر ہم نے ان پر ایک تیز و تند آندھی منحوس دنوں میں بھیج دی کہ انہیں دنیاوی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھادیں اور (یقین مانو) کہ آخرت کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا ہے اور وہ مدد نہیں کئے جائیں گے۔(فصلت: 15-16) سنا آپ نے کہ قوم عاد کے اوپر تیز و تند ہوا کو اللہ رب ذوالجلال والا کرام نے مسلط کردیا تھا اور اس امریکہ کے اوپر بھی رب العزت نے ایسی تیز و تند ہوا کو مسلط کردیا جو 100 سے لے کر 160 کیلومیٹر رفتار سے آگ کی چنگاری کے ساتھ چل رہی تھی اور ابھی تک چل رہی ہے، یہ ہوتا ہے تکبر کرنے کا انجام،رب العزت کو بالکل بھی یہ پسند نہیں ہے کہ کوئی اس کے سامنے میں اپنی بڑائی دکھائے،اور جس نے بھی جب کبھی بھی اپنی بڑائی دکھائی رب العزت نے اسے اس دنیا میں ہی ضرور بالضرور ذلیل ورسوا کرنے والا عذاب سے دوچار کیا ہے، یاد کیجئے فرعون نے بھی اپنی بڑائی کا اعلان کیا تھا مگر رب العزت نے اسے بھی تاقیامت نشان عبرت بنادیا، شداد نے بھی لاس اینجلس کی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ خوبصورت زمین پر جنت بنائی تھی مگر اسی انا نے اسے بھی فنا کردیا اور جو اپنے لئے بنائی تھی اسے خود نہیں دیکھ سکا،اسی طرح سے قارون بھی مال دولت پر اترایا، رب نے اسے بھی دیدۂ عبرت بناتے ہوئے زمین میں دھنسا دیا،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو اور اے دنیا کے لوگو! امریکہ میں لگی آگ سے عبرت حاصل کرو اور کبھی بھی کسی چیز کے اندر تکبر نہ کیا کرو،اپنی انا کو فنا کردو،اپنے ایگو کو کچل دو، ورنہ خود فنا ہو جاؤگے۔

(5) اے دنیاوالو سن لو! لادینیت اور خدا بیزاری عذاب کو دعوت دینے والی چیز ہے:

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ اہل امریکہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ خدا نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ علی الاعلان یہ کہا کرتے تھے اس شہر لاس اینجلس میں خدا کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسی چیز نے ان کے اوپر اس آگ کے عذاب کو حلال کردیا، امریکہ میں یہ آگ ایسے ہی نہیں لگی ہے اور بلاوجہ میں کبھی کسی کو اللہ رب العزت سزا ہی نہیں دیتا ہے، یہ اللہ رب العزت کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ کبھی کسی بھی ملک و قوم کو بلاوجہ میں سزائیں نہیں دیتا ہے بلکہ لوگ خود اپنی کرتوتوں سے اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ " تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔(الشوری: 30) سنا آپ نے کہ روئے زمین کے لوگوں پر جو بھی آفتیں و مصیبتیں نازل ہوتی ہیں وہ ان کے کچھ ہی کرتوت سے نازل ہوتی ہیں، اور یہ اللہ رب العزت کی مہربانی اور اس کا فضل ہے کہ وہ بہت سارے انسانی کرتوتوں سے درگزر فرمالیتا ہے، ورنہ اگر اللہ لوگوں کی ہر گناہ اور ہر کرتوت پر سزا دینا شروع کردے تو کیا ہوگا سنئے رب کی زبانی، فرمایا " وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

وَلا يَسْتَقْدِمُونَ ” اگرلوگوں کے گناہ پر اللہ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا، لیکن وہ توانہیں ایک وقت مقررہ تک ڈھیل دیتاہے،جب ان کا وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔(النحل: 61) سنا آپ نے کہ اللہ تو بہت سارے گناہوں اور کرتوتوں پر پکڑ ہی نہیں کرتا ہے اوراگر وہ رب العزت لوگوں کے ہرگناہ پر سزا دیناشروع کردے تواس روئے زمین پر کوئی مخلوق ہی نظرنہ آئے گا،یہ ہے ہمارے رب کی شان اوراس کا فضل وکرم،تواللہ رب العالمین بلاوجہ میں کسی کو سزائیں نہیں دیتاہے،آج جوامریکہ میں آگ لگی وہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے خداکی ہستی کے وجود ہی کاانکار کردیا تھا،اور یہ کہنا شروع کردیا تھاکہ ہمارے یہاں خداکی کوئی ضرورت نہیں ،ہم خدا سے بیزار لوگ ہیں بلکہ خدانام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے،جب ان لوگوں نے ایسا سمجھا تورب العزت نے انہیں اپنے وجود کااحساس دلایا کہ دیکھواس کائنات میں خدانام کی بھی کوئی چیز ہے،اگر تمہیں اس سے انکار ہے تواس آگ سے بچ کر دکھاؤ،رب العزت نے اپنے وجود کاانہیں ایسااحساس دلایا کہ وہ اور ساری دنیا یہ کہنے پر مجبور ہوگئی کہ امریکہ قدرت کے سامنے میں ڈھیر،امریکہ پر قدرت کا قہر،امریکہ اب قدرت کے رحم وکرم پر وغیرہ وغیرہ،اور یقیناًیہ آگ رب کی سزا ہی تھی جوان کی لادینیت اور خدابیزاری کی وجہ سے ہی ان کے اوپر مسلط کی گئی تھی،ورنہ رب کاتو یہ اعلان ہے کہ اگر کوئی ملک وشہر والے میرے اوپر ایمان ویقین رکھیں گے تو میں انہیں کیوں سزادوں گا،سنئے باری تعالی کا یہ اعلان” مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ “اللہ تمہیں سزادے کر کیا کرے گا؟اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو۔(النساء: 147) سنا آپ نے کہ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر تمہارے اندر دو چیزیں رہی تو وہ تمہیں کبھی عذاب نہ دے گااور وہ دوچیزیں بھی امریکہ والوں میں نہیں تھی،نہ تو وہ اہل ایمان تھے اورنہ ہی ان کے اندر شکر گزاری کا مادہ تھا،جب وہ رب ہی کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے تھے تو وہ شکر گزاری کہاں سے کرتے،اس لئے اے دنیاکے لوگو!امریکہ میں لگی آگ سے یہ سبق سیکھ لو کہ اگر تمہیں اس کائنات کے رب کے عذاب وسزاؤں سے بچنا ہے تواپنے اندردوصفت کو پیدا کرو،ایک تو باایمان ہوجاؤ،رب کو ماننے لگواور رب کی طاقت وقوت کو تسلیم کرلواور دوسری صفت اپنے اندر یہ پیدا کرو کہ رب نے جو کچھ بھی تمہیں عطاکیا ہے اس پر اتراؤ نہیں بلکہ اس پر رب العزت کاشکر بجالاؤ،ہمیشہ تم ہی فائدے میں رہوگے،اس میں تمہارا ہی بھلاہوگا،وہ ذات توہر چیز سے بے نیاز ہے” إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ“ ویسے تواللہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔(العنکبوت: 6)

(6) اے لوگو!اپنے مال ودولت سے گناہ نہ کماؤ:

میرے بھائیو اور بہنو!جیساکہ میں نے آپ کو یہ بات بتلائی کہ یہ لاس اینجلس شہر اہل ثروت اور فلمی ہیرو اور ہیروئن کاشہر تھا،یہاں پر پوری دنیا سے لوگ عیش اور موج ومستی کرنے آتے تھے،اوران لوگوں نے یہاں پر قیمتی سے قیمتی بنگلے بھی بنارکھے

اور خرید رکھے تھے ،وہ اپنی ساری دولت صرف لاس اینجلس میں برائیوں اور بے حیائیوں کے انجام دینے پر ہی خرچ کیا کرتے تھے ،اور پوری دنیا سے زائرین بھی سب سے زیادہ اسی شہر کا رخ کرتے تھے ، غرض کہ وہاں کے لوگ اپنی ساری دولت برائیوں اور بے حیائیوں پر خرچ کرنے لگے تھے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت دے رہے تھے پھر کیا تھا ؟جب ان کی برائیاں زیادہ ہوگئیں تو رب العزت نے اس شہر کو ویران کردیا تو میرے دوستو ! امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں جو آگ لگی ہے اس سے ایک سب سے بڑا سبق ہم سب کے لئے یہ بھی ہے کہ اگر اللہ نے ہمیں مال و دولت سے نوازا ہے تو ہم اسے گناہوں پر صرف نہ کریں اور نہ ہی اپنے مال و دولت پر فخر و غرور کریں ،اگر اللہ نے ہمیں مال و دولت سے نواز ہے تو اس سے نیکی کمائیں ، سماج و معاشرے میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اکثر وبیشتر اپنے مال و دولت کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرتے ہیں ، کسی کو اگر اللہ رب العزت نے مال و دولت سے نواز ہے تو وہ اسے ناجائز چیزوں میں لٹاتا اور خرچ کرتا ہے اور اپنے مال و دولت کی بدولت ہی وہ طرح طرح کے رسم و رواج کو اپنا کر سماج و معاشرے میں برائیوں کو رواج دیتا ہے ،آپ نے دیکھا ہوگا کہ کوئی بھی رسم و رواج ہے تو اس کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ یہ پیسہ والے لوگ ہی اختیار کرتے ہیں ،اور پھر ان کی نقل مارتے ہوئے پوری قوم اس کو انجام دیتی ہے ،اہل ثروت اپنے پیسے کی بدولت ہر چیز کو اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی تقلید کرتی ہوئی اسے اپناتی چلی جاتی ہے ، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پوری قوم اللہ کی نافرمانی میں ملوث ہو جاتی ہے اور جب پورا ملک و شہر اور پوری قوم اللہ کی نافرمانی میں ملوث ہو جاتی ہے تو رب العزت انہیں عذاب سے دوچار کرتا ہے ،اور ایسا ہی کچھ شہر لاس اینجلس میں ہوا کہ پورا کا پورا شہر برائیوں اور بے حیائیوں میں ڈوبا ہوا تھا بلکہ وہاں پر ہر بے حیائی کو ایک فیشن سمجھ کر انجام دی جا رہی تھی پھر کیا تھا ایک آگ نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دی ، سنئے رب العزت کا یہ اعلان ” وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا “ اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے متکبر خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر عذاب کی بات ثابت ہو جاتی ہے ، پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ۔(الاسراء : 16) سبحان اللہ ! سنا آپ نے اللہ رب ذوالجلال والاکرم کا اعلان ، جیسا رب نے کہا ہے ٹھیک ویسا ہی کچھ تو اب شہر لاس اینجلس کا انجام ہوا ہے ،اس لئے اے دنیا کے لوگو ! اپنے مال و دولت سے سماج و معاشرے میں بے حیائیوں اور برائیوں کی نشر و اشاعت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تم بھی کبھی نہ کبھی اللہ کی پکڑ میں آجاؤ گے ۔

(7) اے لوگو ! برائیوں کو دیکھ کر خاموش نہ رہا کرو :

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو ! ابھی آپ نے سنا کہ شہر لاس اینجلس کے اندر کیسی کیسی برائیاں عروج پر تھی ، وہاں پر ہر کوئی ایک دوسرے کے آنکھوں کے سامنے ان ساری چیزوں کو انجام دے رہا تھا بلکہ وہاں پر برائی تو فیشن بن چکی تھی ، تو جب کسی شہر و ملک

میں برائی وبے حیائی برسرعام ہونے لگے اور لوگ اس کو دیکھ کر خاموش رہیں اور لوگوں کو برائیوں سے نہ روکیں بلکہ اس سے مزہ لیں تو وہاں پر اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوتا ہے، سنئے جناب محمد عربی ﷺ کا فرمان " إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ " بے شک کہ اللہ رب العزت کچھ لوگوں کے گناہ کرنے کی وجہ سے تمام لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرتا ہے، ہاں مگر جب ایسا ہونے لگے کہ " حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ " لوگ اپنی آنکھوں سے برائیوں کو ہوتا دیکھے اور ان کے سامنے میں برائیاں ہورہی ہوں اور وہ انسان " وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ " برائیوں کو روکنے پر قادر بھی ہو مگر پھر بھی وہ لوگوں کو برائیوں سے نہ روکے ، اور یہ سمجھنے لگے کہ ہم کو کیا ہے؟ وہ برائی کررہا ہے وہ دیکھ لے گا، آج ایسا ہی کچھ تو ہر جگہ اور ہر ملک میں ہورہا ہے کہ لوگ برائیوں کو ہوتا دیکھ رہے ہیں مگر اپنے زبان ومنہ پر تالا لگا کر بیٹھے ہیں ، یہ جو آج ہماری حالت بن گئی ہے کہ برائیوں کو دیکھ کر بھی ہم خاموش رہتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ اس سے ہم کو کیا مطلب ! تو ایسی سوچ وفکر جب لوگوں میں پیدا ہوجائے تو کیا ہوتا سنئے آگے آپ ﷺ نے کیا کہا، فرمایا کہ " فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ " جب لوگ ایسا کرنے اور سمجھنے لگ جاتے ہیں اور برائیوں کو دیکھ کر آنکھ بند کر لیتے ہیں تو پھر اللہ کا عمومی عذاب نازل ہوجاتا ہے، (اور پھر سب کے سب ہلاک وبرباد ہوجاتے ہیں)۔ (مسند احمد: 17720، شعیب ارناؤطؒ نے اس کی سند کو حسن لغیرہ کہا ہے) سنا آپ نے کہ برائیوں پر نکیر نہ کرنے سے اس کائنات میں کیا ہوتا ہے اور ایسا ہی کچھ تو شہر لاس اینجلس کے ساتھ ہوا، تو اے مسلمانوں ! اس آگ سے سبق سیکھ لو اور اللہ کے عذاب سے ڈرو کیونکہ لوگوں کو برائیوں سے روکنے کی ذمہ داری تمہاری ہے، صرف تمہاری ہے، اور اب بھی لوگوں کو برائیوں سے نہ روکوگے اور نیکی کا حکم نہ دوگے تو پھر وہ دن دور نہیں جب تم بھی اسی طرح کے عذاب سے دوچار کئے جاؤگے۔

(8) اے لوگو! دوسروں کے غم والم پر کبھی خوشی نہ منایا کرو:

میرے دوستو! آج سماج ومعاشرے کے اندر ایسا ہورہا ہے کہ لوگ دوسروں کو غم والم اور پریشانیوں میں ملوث دیکھ کر خوشی مناتے ہیں اور دوسروں کا نقصان دیکھ کر پھولے نہیں سماتے ہیں بلکہ دوسروں کے نقصان پر تو لوگ مٹھائیاں بھی تقسیم کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اس کے ساتھ اچھا ہوا ! اور ہونا چاہئے ! اور لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے فراق میں رہتے ہیں تو جو لوگ بھی ایسی سوچ وفکر رکھتے ہیں اور اس طرح کی بیچ حرکت کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوسکتا ہے، امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں لگی آگ سے ہر کوئی یہ سبق سیکھ لے کہ جو دوسروں کے مال وجائداد کے نقصان کی آرزو کرے گا خود اس کا مال ضائع وبرباد ہوجائے گا اور جو دوسروں کے گھر کے ضائع وبرباد ہونے پر خوشی منائے گا اللہ اس کے گھر میں بھی آگ لگادے گا، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں ایسا کیوں کہہ رہا ہوں تو سنئے

اس کی حقیقت وسچائی کو، دراصل بات یہ ہے کہ شہر لاس اینجلس میں رہنے والا ایک ہالی ووڈ کا ہیرو "جیمس ووڈ" یہ ایسا انسان تھا جو غزہ کے مسلمانوں کی بربادی پر جشن منارہا تھا،اور بہت خوش ہورہا تھا،اس نے ایک بار یہ ٹویٹ کیا تھا کہ شاباش نتن یاہو، تم کسی بھی حال میں رکنا نہیں، کوئی رحم نہیں کرنا، غزہ والوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ دکھانا، غزہ میں کسی کو چھوڑنا نہیں، تم حملے جاری رکھو، غرض یہ کہ اس طرح سے وہ خوشی منارہا تھا! جانتے ہیں کیا ہوا اس کے ساتھ؟ خود اس کا ہی کروڑوں کا بنگلہ اس آگ میں جل کر راکھ ہوگیا،اور اس نے میڈیا کو روتے ہوئے اپنا دکھ ودرد بیان کیا، تو یہ ہوتا ہے دوسروں کے غم پر خوشی منانے کا انجام، غزہ کے گرتے اور زمیں بوس ہوتے عمارتوں پر وہ بہت خوشی منارہا تھا مگر جب خود کے گھر میں آگ لگی تو عقل ٹھکانے آگئے،اس لئے میرے بھائیو آپ بھی کبھی بھی کسی کی غم والم پر کبھی خوشی نہ منایا کرو ،ورنہ تمہارا بھی ویسا انجام ہوسکتاہے،لوگ دوسروں کی پریشانیوں پر خوشی مناتے ہیں جب کہ ہماری شریعت کی پاکیزہ تعلیم یہ ہے کہ ہم اس مصیبت سے اللہ کی پناہ پکڑے اور اللہ سے یہ دعا کریں کہ اے اللہ ! تو مجھے اس غم والم میں کبھی نہ ڈالنا، جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کو مصیبت، غم والم اور پریشانی میں مبتلا دیکھے تو وہ فوراً یہ دعا پڑھ لے،اور جو یہ دعا پڑھ لے گا تو اس کے ساتھ کیا ہوگا سنئے خود جناب محمد عربی ﷺ کی زبانی آپ نے فرمایا کہ " لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ البَلَاءُ" اسے یہ مصیبت مرتے دم تک لاحق نہ ہوگی، سبحان اللہ۔اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ جو انسان یہ دعا پڑھے گا تو وہ " عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ" اس مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی اور کتنی بڑی مصیبت ہی کیوں نہ ہو، تو وہ دعا کون سی ہے؟ وہ دعا ہے " الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا" اس دعا کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچاکے رکھا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور اس اللہ نے مجھے اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے بندوں پر فضیلت عطافرمائی ہے۔(ترمذی:3432،ابن ماجہ:3892،اسنادہ حسن)

(9) اے لوگو! خوشحالی میں تم اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں بدحالی میں یاد رکھے گا:

میرے دوستو! لاس اینجلس میں جب آگ لگی تو ایک تو اس آگ نے ان کے گھر ومکان کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کردیا اور یہ لوگ سڑکوں پر رات گذارنے پر مجبور ہوگئے اور دوسرا یہ کہ وہ لوگ کھانے کھانے کو ترس گئے، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہاں پر آگ لگنے کے کچھ ہی دن کے بعد وہاں کے لوگوں کی حالت اور درگت یہ ہوگئی کہ وہ ایک دوسرے کے گھروں میں لوٹ پاٹ کرنے لگے، ذرا سوچئے کہ یہ کون لوگ تھے؟ وہی لوگ تو تھے جو کل تک عالیشان محلوں اور عالیشان بنگلوں میں رہائش پذیر رہا کرتے تھے، یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے کبھی تکلیف ہی نہیں دیکھی تھی بلکہ تکلیف کو کبھی انہوں نے محسوس بھی نہ کیا تھا، یہ وہی لوگ تھے جن کے پاس مال ودولت کی کمی نہیں تھی مگر ایک آگ نے انہیں ڈر وخوف اور تکلیف کا مزہ چکھادیا، جو دوسروں کے تکلیف

پر خوشیاں منا رہے تھے اس آگ نے انہیں رونے پر مجبور کر دیا، اس ایک آگ نے ان کی مالداری کو غریبی ومحتاجگی میں بدل دی اور پھر سب کے سب روتے وبلکتے اور کراہتے، سڑکوں پر آسمان تلے رات گذارتے نظر آئے، تو اے مسلمانو! اس لاس اینجلس کی آگ سے سبق سیکھو اور یہ سبق ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ رب العزت تمہیں مال دولت سے نوازے تو اس وقت تم اللہ کو یاد رکھنا، اپنے مال کے نشے میں اللہ کو بھول نہ جانا، کیونکہ اگر تم اپنے خوشحالی کے دنوں میں اللہ کو یاد رکھوگے تو وہ رب العزت تمہاری مصیبت وپریشانی کے گھڑی میں تمہیں یاد رکھے گا، وہ اس طرح سے تمہیں روتے وبلکتے ہوئے نہیں چھوڑے گا جس طرح سے یہ لاس اینجلس والے لوگ روتے وبلکتے اور کراہتے نظر آئے بلکہ وہ اللہ رب العزت تمہاری ضرور بالضرور مدد کرے گا جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ " کہ تم اللہ رب العزت کو خوشحالی کے دنوں میں یاد رکھو وہ ذات تمہیں تمہاری پریشانی کے دنوں میں یاد رکھے گی۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:2961،احمد:2803) سنا آپ نے کہ اگر ہم خوشحالی اور مالداری کے دنوں میں اللہ کو یاد رکھیں گے تو وہ اللہ ہمیں ہماری مصیبت وپریشانی کے وقت یاد رکھے گا، مگر ہم ایسا نہیں کرتے ہیں! دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ مال ودولت اور خوشحالی کے دنوں میں اللہ کو بالکل ہی بھلا دیتے ہیں مگر جیسے ہی ان پر کوئی مصیبت وپریشانی نازل ہوتی ہے تب اللہ اللہ کرتے نظر آتے ہیں، تو میرے دوستو! لاس اینجلس کے لوگوں کی بدحالی کو دیکھ کر یہ سبق وسیکھ اور پیغام ہمیشہ کے لئے یاد رکھو کہ اگر تم خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھوگے تو وہ اللہ تمہیں تمہاری پریشانی ومصیبت کے وقت میں ضرور بالضرور یاد رکھے گا۔

(10) اے لوگو! ہر شر کے اندر خیر کا پہلو تلاش کیا کرو:

میرے دوستو! امریکہ میں لگی آگ سے ہمارے لئے ایک سب سے بڑا پیغام اور سبق یہ بھی ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے زندگی کے ہر موڑ پر اور اپنے زندگی کے ہر معاملات کے اندر ہر شر میں اپنے لئے کوئی نہ کوئی خیر کے پہلو کو ضرور بالضرور نکال لیا کریں، اگر کبھی کوئی پریشانی آجائے یا پھر کچھ نقصان ہو جائے تو یہ سوچا کرے کہ ہو سکتا ہے اس میں میرے لئے کوئی خیر ہوگا، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے اس بات کا امریکہ میں آگ لگنے سے کیا تعلق ہے؟ تو دیکھئے ادھر امریکہ میں آگ لگی اور ادھر ملعون ومبغوض نیتن یاہو نے اہل غزہ سے جنگ بندی کا اعلان کر دیا بلکہ یہ خبر بھی آئی کہ ازرائیل (اسرائیل) نے 90 فلسطینی مسلمان قیدیوں کو رہا بھی کر دیا۔ سبحان اللہ۔ آپ کیا سمجھتے ہیں اس بدبخت، ملعون ومبغوض نیتن یاہو نے کسی کے کہنے پر جنگ بندی کا اعلان کیا ہے، نہیں مجھے تو ایسا نہیں لگ رہا ہے بلکہ میں تو یہی کہوں گا یہ ملعون نیتن یاہو اس امریکہ میں لگی آگ سے ڈر گیا، اور اس آگ کو خدا کا قہر وغضب سمجھ کر اپنی ظالمانہ حرکت سے تھوڑی دیر کے لئے رک گیا ہے کیونکہ وہ اور اس کی قوم اور اس کے راہب ایک ایسی قوم سے وابستہ ہیں جنہیں یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ خدا کا قہر وعذاب جب روئے زمین پر نازل ہوتا ہے تو وہ کس

نوعیت کی ہوتی ہے، بہرحال جو بھی ہو، اور جس وجہ سے بھی ہو، اہل غزہ کو تو راحت ملی ، ہم تو بطور مسلمان یہی کہیں گے اس امریکہ میں لگی آگ نے اہل غزہ اور فلسطینی مسلمانوں کو راحت پہنچایا، امریکہ کے لئے یہ آگ تو شر رہا، شر ہی کیا بلکہ یہ آگ تو ان کے لئے بہت بڑی آفت ومصیبت بن گئی مگر ہمارے لئے اس آگ میں خیر رہا کہ ملعون ومبغوض لوگوں نے فلسطینی مسلمانوں سے جنگ بندی کا اعلان کردیا، سچ کہا تھا کسی شاعر نے کہ :

لکھتا ہے وہی ہر بشر کی تقدیر

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کرے کہ یہ جنگ ہمیشہ بند ہی رہے، ویسے اس مغضوب وملعون شخص نیتن یاہو اور اس کی قوم پر کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ پھر کب سے اپنے رنگ دکھانے لگے کیونکہ اس روئے زمین پر اس جیسی بدعہد قوم نہ تھی اور نہ ہے، تو خیر میرے دوستو! جس طرح سے اس شر نے فلسطینی مسلمانوں کے لئے خیر کی راہ کو ہموار کیا تو ٹھیک اسی طرح سے ہم بھی اپنی زندگی کے ہر موڑ پر جب کبھی بھی کوئی پریشانی یا پھر کوئی غم والم آئے تو ہم اس شر سے یہ وہ سوچنے اور ٹینشن لینے اور دوسروں کے اوپر الزام لگانے کے بجائے اس سے خیر کا پہلو نکال لیا کرے، ایک تو اس سے آپ کا ایمان محفوظ رہے گا اور دوسری بات یہ کہ ہمارے لئے کون سی چیز اچھی اور سودمند ہے اور کون سی چیز بری ونقصان دہ ہے، یہ ہم نہیں جانتے ہیں ، بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کوئی چیز پسند کرتے ہیں مگر وہ چیز ہمارے لئے بری ہوتی ہے اور اسی طرح سے کوئی چیز ہم ناپسند کرتے ہیں جب کہ اسی چیز میں ہمارے لئے خیر ہوتا ہے، جیساکہ فرمان باری تعالی ہے " وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ " ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔(البقرۃ:216)

اب آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو ہم سب کو دنیا وآخرت کے ہر عذاب وسزا سے محفوظ رکھ۔آمین

طالب دعا

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔ فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ کرنول۔آندھراپردیش

9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com